Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 3, Issue 4
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

طیبہ حسین
ایم فل سکالر، شعبۂ اردو، جی سی ویمن یونیورسٹی فیصل آباد
ڈاکٹر طیبہ نگہت
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، جی سی ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

ابن انشا کے سفرناموں میں مزاحیہ عناصر

Tayyaba Hussain
MPhil Scholar, Department of Urdu, GC Women University Faisalabad.
Dr. Tayyaba Nighat
Assistant Professor, Department of Urdu, GC Women University Faisalabad

Humorous Elements In Ibn Insha,s Travelogues

This research paper carries out the research about Humorous elements in Ibn Insha's travelogues. Ibn Insha was a renowned Pakistani poet, humorist, and travelogue writer. His travelogues are among the most famous and beloved works of Urdu literature. In particular, his humorous and witty observations about different cultures and customs have made him a beloved figure among Urdu-speaking audiences.In his travelogues he shares his experiences and observations about his travels to different parts of the world. He employs his trademark wit and humor to describe the people, places, and customs he encounters during his journeys. Through his writing, Ibn Insha not only entertains his readers but also provides them with a window into different cultures and ways of life. His travelogues are a testament to his keen sense of observation and his ability to find humor and humanity in even the most unfamiliar and seemingly alien settings.

Keywords: Travelogue, Humorist, Observation, Audience, Culture

کلیدی الفاظ :سفر نامہ، مزاح نگار، مشاہدات، ناظرین، ثقافت

ابن انشا ایک اعلیٰ پائے کے طنز و مزاح نگار، سفرنامہ نگار، شاعر، مترجم، خطوط نگار اور کالم نویس کی حیثیت سے نمایاں مقام رکھتے ہیں۔وہ اپنے ادبی مزاحِ لطیف کی وجہ سے مشہور ہیں۔ابن انشا کی اصل شناخت ان کے سفرناموں سے ہے۔ انھوں نے سفر ناموں میں منفرد مزاحیہ اسلوب کی داغ بیل ڈالی اور سنجیدہ سفر ناموں کی بجائے لطیف و شگفتہ سفر نامے تحریر کیے اور اس طرح اردو میں خاص مزاحیہ سفرنامہ نگاری کا آغاز ہوا ۔

سفر نامہ'' آوارہ گرد کی ڈائری ''ابن انشا کا شاہکار سفر نامہ ہے اور مزاحیہ سفر ناموں میں بہترین سفرنامہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس سفر نامے کے واقعات میں کوئی تسلسل اور ربط نہیں ہے جس کی ایک بنیادی وجہ عجلت اور افراتفری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سفر نامے میں طنز و مزاح تو ملتا ہے لیک

شہر میں زیادہ قیام کر کے اس کا کھل کر اظہار خیال کا موقع نہیں ملا۔ ڈاکٹر ریاض احمد اس متعلق لکھتے ہیں کہ:

''بعض شہروں میں تو ہمارے مزاح نگار سیاح کا قیام ایک دن کا بھی نہیں رہا۔ چنانچہ ایسے موقعوں پر ان کا سفری کالم صرف ہوٹل کے کمرے، اس کے غسل خانے یا ایک آدھ بیرے کے رویے پر مشتمل ہے۔(1)

ابن انشا کے سفر کے تاثرات سفرنامے کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرنے کی بجائے مزاح کی سرحدوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس سفر نامے میں مزاح کا پہلو غالب عنصر کے طور پر موجود ہے جس کا اندازہ سفر نامے کے شروع میں ہی ہو جاتا ہے۔ ابن انشا اس شگفتگی سے متعلق سفرنامے کے شروع میں ہی قارئین کو خبردار کرنا ضروری سمجھتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اس کہانی میں مقصد تلاش کرتا ہو پایا گیا تو اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ مگر کسی شخص نے اس کتاب سے سبق لینے کی کوشش کی تو اسے ملک بدر کر دیا جائے اور کسی نے اس میں پلاٹ تلاش کرنے کی جرات کی تو اسے گولی مار دی جائے گی۔ہم طبیعت کے ایسے متشدد نہیں ہیں جیسے مارک ٹوین تھے تاہم اتنا خبردار کریں گے کہ اگر کسی نے اس سفر نامے سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو یہ اچھا نہ ہو گا۔ اور اگر کوئی شخص اس سفرنامے کو گائیڈ بنا کر اس کی مدد سے سفر کرنے کی کوشش کرے گا، نتائج کا خود ذمہ دار ہو گا۔ اصل میں یہ اس قسم کا سفرنامہ نہیں جو سفر کے اختتام پر لکھا جاتا ہے۔ یہ تو ایک آوارہ گرد کی آوارہ ڈائری کے منتشر اوراق ہیں۔(2)

ابن انشا کا یہ سفر عالمی ادارے یونیسکو کے تعاون سے طے پایا۔ ان کا دیا ہوا خرچ حالات و واقعات اور وسائل سے کافی محدود تھا اس قلت کو بھی ابن انشا ہنسی میں اڑاتے نظر آتے ہیں:

''ہم نے کہا کمرہ ہمارا نام ابن انشا

بولیں ہاں ہاں سن لیا۔ کمرہ نمبر ۸ تیار ہے۔

کتنے کا ہے

فرمایا چھیاسٹھ فرانک کا

ہمیں یقین نہ آیا۔ دوبارہ پوچھا

بولیں ساتھ جمع چھ ،چھیاسٹھ کمرے کے ساتھ باتھ روم بھی تو ہے۔

ہم نے کہا باتھ روم کیوں ہے؟ ہمیں تو بس چھوٹا سا سنگل کمرہ چاہیے تھا۔ نہانے کا ہمارے سامنے نام مت لو۔ ہم افیم کھاتے ہیں۔ یوں بھی سردی کا موسم۔ پانی گیلا ہوتا ہے نا

بولیں یہی کمرہ ہے اور کوئی نہیں۔

45فرانک کا بھی نہیں؟

نہیں

ہم نے کہا۔ اگر ہم کسی اور ہوٹل میں چلے جائیں تو؟

فرمایا شوق سے چلے جائیے لیکن کل یہ ایک دن کے چھیاسٹھ فرانک ہم سے وصول کریں گے ہی

ہم نے دروازے کی طرف دیکھا وہاں گھنی مونچھوں والا ایک ہٹا کٹا دربان کھڑا خشونت سے ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے کہا ہم تو یونہی کہہ رہے تھے۔ مذاق کر رہے تھے۔ بھلا اور کہیں جانے کا کیا سوال ہے۔ ہمیں تو کوئی کہے بھی تو نہ جائیں۔(3)

ابن انشا نے طنز و مزاح سے کام لیتے ہوئے وہاں کے ہوٹلوں اور بیروں کو نشانہ بنایا ہے۔ اس سفر نامے میں ان کا مزاح کہیں کہیں مبہم اور ادراک سے بالاتر ہے۔ ان حالات میں انہوں نے بڑی فنکاری سے تقابل و موازنہ کا سہارا لے کر مزاح پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اسی طرح

ابن انشا کی انفرادیت ان کی ذکاوت، زور بیان اور حسن انتخاب تینوں پر دیکھی جا سکتی ہے۔ وہ ہنساتے نہیں بلکہ وہ ہنسے کی کیفیت اور فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

''ہمارے ہوٹل میں کوئی شخص انگریزی جانتا بولتا نہیں یہی حال ہماری فرنسیسی کا ہے کہ رفت گیا اور بود تھا سے آگے نہیں جاتی ۔ پڑھنا تو اس زبان کا ایسا مشکل نہیں ، لیکن بولنا ؟ فرانسیسی میں سب سے مشکل مرحلہ بھی ہے ۔ یہ ظالم لکھتے تو اے سے زیڈ تک سبھی حروف میں لیکن بولنے میں ان میں سے دو تہائی کو پی جاتے ہیں(4)

ابن انشا نے بڑی شگفتگی سے دیگر ممالک کی سیاسی ، سماجی ، جغرافیائی ، معاشی اور معاشرتی نظام سے متعلق معلومات فراہم کی ہیں۔انہوں نے لندن اور پیرس کی آزادی پر گہرا طنز کیا ہے جو وہاں کے طالب علموں میں بھی سرائیت کر چکی ہے۔ ابن انشا مزاح کی حد تک جس معمولی واقعے کے بارے میں بھی لکھتے ہیں با کمال اور لاجواب لکھتے ہیں ۔'' آوارہ گرد کی ڈائری ''میں مختلف تہذیبوں کی عکاسی ملتی ہے لیکن ان کے لئے دوسرے ممالک کی تہذیبیں ، وہاں کے مناظر یا ان سرزمینوں کے عوام کی معاشرت اہم نہیں بلکہ مزاح کی فض ا پیدا کرنے کے لیے مختلف علاقوں کے بارے بیان کیا گیا ہے۔ ابن انشا کے ہاں معاشرتی رویوں پر ہلکا پھلکا طنز بھی ملتا ہے لیکن ان کا اصل میدان مزاح ہی ہے جو نسیم صبح کی طرح نہایت ہی لطیف انداز میں ان کی تحریروں میں رواں دواں رہتا ہے۔ ان میں سیاحوں والی خصوصیات کا فقدان ہے وہ اگرچہ وقفوں وقفوں سے پوری دنیا گھوم گئے لیکن ہر موقع اور ہر مقام پر ان کا سفر کسی بجا آوری کے لئے تھا۔ ابن انشا کی حس لطیف کا کمال یہ ہے کہ وہ اسے بھی اتنا دل آویز بنا دیتے ہیں کہ پڑھنے والے کو ذرا بھی اکتاہٹ کا احساس نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ محمد خالد اختر بھی ابن انشا کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے آوارہ گرد کی ڈائری کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''ابن انشا آوارہ گرد کی ڈائری جیسی مسکراتی کنول کی طرح کھلتی ، درجنوں کتابیں اور لکھ سکتا ہے بغیر کسی کاوش کے۔(5)

چالیس کے قریب سفری کالموں پر مشتمل یہ سفر نامہ پیرس لندن ، جرمنی ، ہالینڈ ، سویزرلینڈ ، وی آنا ، قاہرہ ، لبنان اور شام کی سیاحتوں کے دوران پیش آنے والے واقعات و تجربات کو واضح کرتا ہے۔ ابن انشا نے ہر واقعے کو بہت شگفتگی سے مزاح کے لبادے میں قلم بند کیا ہے۔ اس سفر نامے میں ابن انشا کی شگفتہ نگاری کی عمدہ مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ محمد خالد اختر اس سلسلے میں رقمطراز ہیں:

''جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ، مارکو پولو اور ابن بطوطہ کے بعد سیاحت کی میدان میں اگر کسی شخص نے اپنا سکہ جمایا تو وہ ہمارا ابن انشا ہے ۔ مارکو پولو وغیرہ ساری عمر میں دنیا کے ممالک کے اتنے دارالخلافوں میں نہیں گھومے پھرے جتنے دارالحکومتوں میں ابن انشا چندایک مہینوں میں گھوم آیا ہے۔(6)

ابن انشا سفر نامہ کے آغاز میں ہی منفرد و دلچسپ طرز سے اور ابواب سے قاری کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں جو ان کی خوش مزاجی اور شگفتگی کی نمایاں دلیل ہے۔'' سیاح کی مناجات ''سے اقتباس ملاحظہ ہوں:

''خداوندا ہم پر مہربان رہ ، ہمارا ہوائی جہاز اغواہ نہ ہو ، ہمارا سامان گم نہ ہو اور ہمارے پاس اجازت سے زیادہ بوجھ ہو تو کوئی گرفت نہ کریں کسی کی اس پر نظر نہ پڑے ۔ ہمیں محفوظ رکھ بارالہا تند خو اور درشت مزاج ٹیکسی ڈرائیوروں سے ، حریص قلیوں سے ، غلط بل بنانے والے بیروں سے ، تنگ دل ہوٹل والوں سے ۔ ہمیں ایسے ہوٹل عطا کر جن کے کرایہ کم ہوں اور ناشتہ پیٹ بھر ملتا ہو۔ (7)

ابن انشا کے مزاح اور شگفتہ تحریروں میں تنوع ملتا ہے جو انہیں انفرادیت بخشتا ہے۔ ابن انشا کا لب و لہجہ بہت منفرد ہے جو قاری کو لطف اندوز کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

''ابن انشا مزاح نگاری میں منفرد اسلوب کے مالک ہیں وہ ایک عظیم شاعر ، کالم نگار ، سفر نامہ نگار ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مزاح نگار بھی ہیں ابن انشا نے نہ تو کسی بڑے مزاح نگار کے اسلوب کی تقلید کی ہے اور نہ ہی کوئی مزاح نگار ان کی تقلید کرنے میں کامیاب ہو سکا ہے مزاح نگاری کے میدان میں وہ الگ ہی تزک و احتشام کے مالک نظر آتے ہیں۔(8)

ابن انشا اپنے معاشرے کی بدنظمی کا بڑی شگفتگی سے اظہار کرتے ہیں جس میں کسی حد تک طنز بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اسی طرح وہ نئے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے ہم وطنوں کے لیے ایک ہدایت نامہ چھوڑ جاتے ہیں جس میں ان کی خوش مزاجی جھلکتی معلوم ہوتی ہے ۔

''لوگوں کو چاہیے کہ بچے مسلمان بنیں ۔ اگر ہماری موجودگی میں کسی وجہ سے نہیں بن سکتے تھے تو ہمارے بعد بنیں ۔رمضان شریف کی آمد آمد ہے ۔ دن میں ایسے ہوٹلوں میں جائیں جو رمضان شریف کے احترام کے آداب جانتے ہیں اور باہر نکلیں تو اچھی طرح منہ پونچھ کر نکلا کریں۔ '' (9)

ڈاکٹر انور سدید اس سفرنامے کے متعلق یوں رقمطراز ہے:

''ابن انشا نے سفر نامے میں طنز لطیف اس طرح شامل کیا ہے کہ بات میں عمیق اور اثر آفرینی پیدا ہو جاتی ہے اور ہدف چونکہ ان کا اپنا معاشرہ ہے اس لئے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دل میں ایک سوئی سی چبھ جاتی ہے۔(10)

''چلتے ہو تو چین کو چلیے ''ابن انشا کا شاہکار سفرنامہ ہے۔ ابن انشاء کے تمام سفرنامے اپنے مزاحیہ اسلوب کی بدولت اردو ادب میں بہت مقبول ہوئے لیکن ان کا سفر نامہ''چلتے ہو تو چین کو چلیے ''اپنی نوعیت کا منفرد سفر نامہ ہے۔ اس کو ابن انشا کے فن کا عروج کہا جاسکتا ہے ۔ اس کی مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ چند ہی سالوں میں متعدد بار شائع ہوا ۔ اس کے قارئین کی تعداد بڑھتی جاتی تھی ۔ چین جیسے ملک پر بہت سے سفرنامے لکھے گئے یہ کوئی انشا کا اولین سفر نامہ نہیں تھا لیکن ابن انشا نے لطیف طنز و مزاح کا سہارا لے کر اپنے مخصوص اسلوب سے اردو قارئین کو اپنا شیدائی بنا لیا۔ اس سلسلے میں ریاض احمد اپنی کتاب میں فتح محمد ملک کا ایک پیراگراف نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہم نے بھی چین کے متعلق بہت کچھ پڑھ رکھا تھا لیکن 1966 میں میں جا کر دیکھا تو یہ کھلا کہ وہ کچھ بھی نہ تھا ۔ یہ تو جہان دیگرے ہے ہمارا تو یہ قریبی ہمسایہ ٹھہرا اور آزمودہ دوست بھی ، لہذا اس جہاں دیگرے کے سفرنا سے کو جو روز نامہ جنگ ، میں بالاقساط چھپا ، لوگوں نے شرف قبولیت بخشا تو ہمیں اندازہ ہوا کہ لوگوں میں چین کے متعلق جانے کی کتنی پیاس ہے ۔ ہر چند یہ سفر نامہ معلومات کی پوٹ نہیں لیکن نظر والوں نے اس تھوڑا لکھے کو بھی بہت جانا۔(11)

نگری نگری پھرا مسافر ابن انشاء کا آخری سفرنامہ ہے جو روس اور جاپان کے سفر کی روداد ہے۔ یہ سفر نامہ بھی منفرد قسم کی شگفتہ تحریر ہے جس نے اردو سفر نامے میں طنز و مزاح کو رواج دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ یہ سفر نامہ طنز و مزاح کا شاہکار ہے جس میں قدم قدم پر مزاح کے حربے استعمال کرتے ہوئے انشا قارئین کو لطف اندوز کرتے ہیں۔ معمولی معمولی واقعات کو ابن انشا نے اس قدر شگفتگی سے قلمبند کیاہے کہ قارئین داد دیے بنا نہیں رہ سکتے۔ ان کا اصل میدان اس ہمیشہ کی طرح اس سفر نامے میں بھی مزاح ہی تھا لیکن انہوں نے اپنے ملک کی ناہمواریوں اور برائیوں کو اجاگر کرنے کے لیے بیشتر مقامات پر طنز سے کام لیا ہے۔ ان کا طنز کہیں کہیں اس سفر نامے میں کاٹ دار بھی ہے لیکن زیادہ تر وہ لطیف طنز اور شگفتگی کا سہارا لے کر گہرائی و شیرینی سے معاشرے میں پھیلتی برائیوں کو بےنقاب کرتے ہیں اس طرز میں ابن انشا اپنے ملک کا دیگر ممالک کے ساتھ موازنہ کر کے وسعت و تنوع پیدا کر دیتے ہیں جس نے نہ صرف قارئین اپنی برائیوں سے روشناس ہو جاتے ہیں بلکہ ابن انشا نے انداز بیان پر زیر لب مسکراتے بھی ہیں۔

اردو ادب کے سفر ناموں میں اس سفر نامے کا تذکرہ بہت کم ملتا ہے ۔ ابن انشا ہمیشہ اپنی وسیع النظر اور باریک بنی سے واقعات کی حقیقت کو اچھی طرح اُجاگر کرتے ہیں ۔ ظاہری طور پر ابن انشا معمولی اور روایتی نظر ڈالتے ہیں مگر حقیقت میں اس کے پس پردہ گہری اور سنجیدہ بات کرنے کی کامیاب کوشش کرتے ہیں ۔ ڈاکٹر انور سدید ابن انشا کی سفر نامہ نگاری کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ابن انشا کی طنز میں فطری نفاست ہے اور اس کا مزاح غیر جذباتی ہے ان کے جملوں کے بین السطور معانی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور اس بل واسطہ انداز نے ان کے سفر ناموں کو تابانی اور مسکراہٹ عطا کی ہے ۔ انہوں نے معاشرتی ناہمواریوں کو طشت از بام کرنے کے لئے سفر نامے سے قابل قدر کام لیا ہے ۔(12)

اسی طرح ابن انشا ٹوکیو کے ہوٹلوں کو طنز کا نشانہ بناتے ہیں لیکن ابن انشا کا یہ طنز کاٹ دار نہیں ہے۔ وہ اپنے سفر کے دوران اپنے تجربات و مشاہدات سے معمولی سے معمولی واقعات کو بھی بیان کرتے ہیں جہاں تک عام آدمی کی نظر نہیں پہنچ سکتی وہ بہت شگفتگی سے مزاح کی چاشنی میں ڈبو کر کر واقعے کو بیان کرتے ہیں۔ ان کا طنز بھی لطیف اور شگفتگی لیے ہوئے ہے جس سے ہلکی پھلکی مسکراہٹ چہرے پر بکھر جاتی ہے۔

''ٹوکیو میں ہمارے لئے سب سے پہلا مسئلہ ہوتا ہے منجی کتھے ڈاہواں ۔ یہ شہر مہنگا تو ہمیشہ سے تھا ، لیکن اب اور مہنگا ہو گیا ہے ۔ لوگ کہتے ہیں ہوٹلوں اور غسل خانوں کے بارے میں کیوں لکھتے ہو کیوں نہ لکھیں ؟ جس تن لگے سوتن جانے ۔ اب یہی دیکھئے ۔ ہمارے لئے ہوٹل مارونوچی مقرر ہوا ۔ پہلے تو اس کا نام یاد رکھنے میں تکلیف ہوئی آخر اردو کا ایک محاورہ یاد آیا ۔ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ ، اس کی نسبت سے مارو یاد آتا تھا اور نوچی ہم اس کے بعد تو خود لگا لیتے تھے ۔ لیکن یہ تکالیف کے سلسلے کی پہلی کڑی تھی ۔ کمرے میں گئے تو سخت گرمی ، پہلی رات تو ہم نے جوں توں گزار دی یہ سمجھ کر کہ ہمارا ان کا ٹھنڈک کا تصور ایک دوسرے سے مختلف ہو گا دوسری رات شکایت کی مینجر نے کہا جناب جب سے انرجی کا بحران آیا ہے ہم نے بجلی خرچ کر نی بند کرنی ہے ۔ہمیں حکومت کی طرف سے ہدایت ہے کہ گیارہ بجے ایئر کنڈیشنز بند کر دیا کروکہ وہ ہم نے کہا کل تو خیر ہم آئے گیارہ بجے تھے لیکن اس وقت کو شام کے آٹھ بجے ہیں ، آپ نے ابھی سے بند کر دیا ہے ، فرمایا ۔ یہ صحیح ہے لیکن گیارہ بجے ہم مزید بند کر دیتے ہیں اس پر ہمیں وہ رئیس یاد آئے جنہوں نے سائیس سے کہا تھا کہ گھوڑے پر زین ڈال دو اس نے کہا حضور وہ تو پہلے ہی ڈال دی تھی آقا نے ازراہ سر چشمی فرمایا اور ڈال دو۔(13)

ابن انشا اپنے لب ولہجہ ، شوخی و شگفتگی اور طنز ومزاح کی خوبصورت آمیزش سے سفر نامے کو دلچسپ بناتے ہیں ۔ غیر ملک میں رہ کر جب وہاں کی تہذیب ، اخلاق ، عادات اور محنت کش لوگوں کو دیکھتے ہیں تو اپنے وطن عزیز کا موازنہ و مقابلہ اس طرح کرتے ہیں:

''جاپان میں اب کے ہمیں وطن عزیز بہت یاد آیا ایک روز تو بہت ہی یاد آیا ، ہائے یہاں کی آزادی کہ کوئی روکنے والا نہیں ، کوئی ٹوکنے والا نہیں سگریٹ کا ٹکڑا تو خیر معمولی چیز ہے ۔ آپ کسی بھی دفتر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کسی بھی سینما کے غسل خانے میں ہاتھ دھوتے ہوئے دیوار پہ پان کی بیک پھینک سکتے ہیں ۔ دوسرے ملکوں میں یہ ہے کہ راستہ ملتے میں کوئی ضروری حاجت تنگ کرے تو غسل خانہ ڈھونڈنا پڑتا ہے ۔ جنٹلمین کا نشان دیکھنا پڑتا ہے ، یہاں ذرا اک گردان جھکائی اور کسی بھی دیوار کے سایے میں بیٹھ گئے ۔(14)

ابن انشا اس سفر نامے میں مزاح سے زیادہ طنز سے کام لیتے ہیں لیکن ان کا طنز سیدھا سادہ اور عام سا ہے جس میں سنجیدگی و متانت سے زیادہ ظرافت کا عنصر نمایاں ہے" ہم کو وطن عزیز بہت یاد آیا "میں وہ اپنے ملک کی برائیوں کو طنز کا نشانہ بناتے ہیں انکا طنز لطیف ہے جس میں انکی شگفتگی کارفرما ہے اور تلخی و جھنجھلاہٹ کا شائبہ تک موجود ہیں۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

''ٹریفک بہت ہے لیکن ٹریفک کے حادثے اتنے نہیں ہیں ۔ دو گاڑیاں لڑ جائیں تو فریقین پہلے تو اتر کر ایک دوسرے کو جھک کر تعظیم دیتے ہیں ۔ فورا ایک دوسرے کے شجرہ نسب میں نقص نکالنے نہیں بیٹھ جاتے نہ ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ دیتے ہیں ۔ نہ مجمع لگتا ہے ۔ دونوں ایک دوسرے کی گاڑی کا جائزہ لیتے ہیں اور ستر اسی فیصدی صورتوں میں وہیں تصفیہ ہو جاتا ہے ۔ قصور وار آدمی یا تو زر نقد دے دیتا ہے یا اپنے نام کا کریڈٹ کارڈ کہ مرمت کروا لو اور بل مجھے بھیج دو۔(15)

ابن انشا اپنے لب و لہجہ ، شوخی شگفتگی اور طنز و مزاح کی خوبصورت آمیزش سے سفر نامے کو دلچسپ بناتے ہیں۔ ابن انشا اردو مزاح اور اردو سفر نامہ دونوں کے بلند ترین سنگھاسن پر براجمان ہیں ۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا اس ضمن میں لکھتے ہیں:

''ابن انشاء کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے سفر نامے اور طنز و مزاح کو یکجا کر کے ان دونوں سے ایک نئی صنف ادب تشکیل دی ہے ، جو بظاہر سفر نامہ ہے لیکن اس کی ہر ہر سطر میں بے ساختہ مزاح کے ایسے دل پذیر نمونے ملتے ہیں ، جو اچھے سے اچھے مزاح نگار کے لیے بھی باعث رشک ہوسکتے ہیں۔(16)

ابن انشا کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے سفر نامے اور طنز ومزاح کو یکجا کر کے ان دونوں سے ایک نئی صنف ادب تشکیل دی ہے ، جو بظاہر تو سفر نامہ ہے لیکن اس کی ہر سطر میں بے ساختہ مزاح کے دل پذیر نمونے ملتے ہیں۔ان کے مزاح میں فکر، روانی اور گہرائی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تیکھا پن اور بانک پن، موضوع اچھوتے، زندگی کے مضحک پہلوؤں سے حصول مسرت کے ذرائع پیدا کیے ہیں۔ اندازِ بیان میں ان کی شخصیت کے نقوش، مزاح کی شگفتگی اور زندہ دلی صاف جھلکتے ہیں۔

حوالہ جات

1. ریاض احمد، ڈاکٹر ، ابن انشا احوال و آثار کراچی : انجمن ترقی اردو پاکستان،1988،ص760
2. ابن انشا، آوارہ گرد کی ڈائری ،) دہلی : کتاب والا،2008ء، ص5
3. ایضاً ،ص 234-235
4. ایضاً،ص 19-20
5. محمد خالد اختر : ریت پر لکیریں کراچی : سٹی پریس ،س ن،ص252
6. ایضاً،ص 249-250
7. ابن انشا ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں حیدر آباد : گولڈن پریس ،1984 ،ص12
8. محمد طاہر ، ڈاکٹر ،مشتاق احمد یوسفی کی ادبی خدمات ، اعظم گڑھ ، شبلی نیشنل گریجویٹ کالج ، 2003 ، ص ، 84-85
9. ابن بطوطہ کے تعاقب میں ص15
10. انور سدید ، اردو ادب میں سفر نامہ لاہور : مغربی پاکستان اردو اکیڈمی ، طبع دوم ، 2017ء،ص626
11. ابن انشا احوال و آثار ، ص743
12. اردو ادب میں سفر نامہ،ص628
13. ابن انشا ، نگری نگری پھرا مسافر دہلی :ساقی بک ڈپو ،2008 ء ص 9-11
14. ایضاً ،ص23
15. ایضاً،ص24
16. پیش لفظ نگری نگری پھرا مسافر،ص5